حضرت شاہ ولی اللہؒ اور علم حدیث

ولادت ۴ شوال ۱۱۱۴ھ — وفات ۱۱۷۶ھ

جناب مولانا تقی الدین ندوی مظاہری استاذ حدیث
مدرسہ فلاح دارین ترکیسر (گجرات)

مجدد علم و حکمت حضرت شاہ ولی اللہؒ صاحب سرزمین ہند کے ان علماء میں ہیں، جن کی نظیر نہ صرف ان کے معاصرین اور ہندوستان میں بلکہ عالم اسلامی میں بھی نہیں ملتی،

حضرت شاہ صاحبؒ کے علمی و عملی کمالات کے اتنے گوشے ہیں کہ ہر ایک مستقل تصنیف کا محتاج ہے۔ اور اس پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے، بالخصوص رسالہ "الفرقان" کا ولی اللہ نمبر قابل دید ہے، ہمارے اس ملک میں آج جو علم و حکمت باقی ہے۔ وہ حضرت شاہؒ صاحب کا صدقہ ہے بالخصوص علم حدیث کا اس ملک میں جو چرچا ہے، اور بارہویں صدی سے آج تک پوری دنیائے اسلام میں علماء ہندوستان کو جو خصوصی امتیاز رہا ہے، وہ سب حضرت شاہ ولی اللہؒ صاحب کا رہین منت ہے،

شاہ ولی اللہؒ صاحب سے پہلے ہندوستان میں علم حدیث

اس میں شبہ نہیں کہ شاہ ولی اللہؒ کے بعد علم حدیث کی طرف ہندوستانی علماء کی توجہ زیادہ ہو گئی، اور اس ملک کو وہ مقام حاصل ہوا کہ شاہؒ صاحب کے بعد سے اب تک تمام ممالک اسلامیہ پر بھی فوقیت رکھتا ہے، مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ شاہ صاحب سے پہلے ہندوستان کا دامن علم حدیث سے بالکل خالی رہا ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ سرزمین ہند پر اسلام کی کرنیں قرن اول ہی میں پہنچ چکی تھیں، مگر ۶۰۲ھ کے بعد جو قطب الدین ایبک کا عہد ہے، باقاعدہ اسلام نے اس ملک کو اپنا وطن بنایا، درۂ خیبر سے آنے والوں میں حدیث کا کوئی